جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۰۳ | مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دو روز درد کمر کی شکایت رہی جس سے اٹھنے بیٹھنے میں بہت تکلیف ہوتی تھی اور حضور نمازوں کے لئے باہر تشریف نہ لاسکے۔ مگر اب خدا کے فضل سے اس درد میں تخفیف ہے اور حضور نمازوں کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

تحریک چندہ ایک لاکھ میں ۱۵ مارچ کی شام تک جو رقم وصول ہوچکی ہے۔ اس کا اندازہ ساڑھے سولہ ہزار ہے۔ اور تمام وعدوں کی رقم قریباً ساڑھے انچاس ہزار ہے۔ بہت سی جماعتوں نے تاحال اپنے وعدوں سے قطعاً اطلاع نہیں دی احباب کو چاہیئے کہ جلد سے جلد توجہ فرمادیں۔ باہر کی جماعتوں میں سے سب سے بڑا وعدہ اسوقت تک پشاور کی جماعت کا ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس جو قریباً ایک ماہ سے تبلیغی دورہ پر تھے۔ ۱۶ مارچ کو واپس آگئے۔

حکومت کابل کے خلاف صدائے احتجاج

احمدی جماعتوں کی طرف سے

جماعت احمدیہ برہما

جماعت احمدیہ برہما کی طرف سے حسب ذیل تار امیر صاحب کابل کو دیا گیا:۔

آپ کی گورنمنٹ کے احکام سے دو بے گناہ احمدیوں کا خلاف احکام اسلام وحشیانہ طور پر قتل کیا جانا اسلام کی سخت ہتک ہے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق شہید سچے اور باعمل مسلمان تھے ہم آپ کو مطلع کرتے ہیں۔ کہ ایسے قتل احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی میں حارج نہیں ہوسکتے۔ لیکن افغانستان کی مادی اور اخلاقی تباہی کو نزدیک کردینگے۔ جماعت احمدیہ برہما اس وحشیانہ فعل کے خلاف پورے زور کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ (سکرٹری برہما احمدیہ کمیونٹی)

جماعت احمدیہ بہاول نگر

انجمن احمدیہ بہاول نگر نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں حکومت کابل کے ظالمانہ اور خلاف انسانیت فعل پر جو اسنے دوبارہ ہمارے دو بھائیوں کو شہید کرنے کا کیا ہے۔ اظہار نفرت و ملامت کیا اور ایک تار بطور احتجاج حضور وائسرائے کی خدمت میں بھی ارسال کیا گیا۔ خاکسار محمد ابراہیم۔ بہاول نگر

جماعت احمدیہ چک ۱۷

ہماری جماعت حکومت کابل کی اس ظالمانہ کارروائی پر جو اس نے ہمارے دو اور بھائیوں کے ساتھ کی ہے۔ اور ان کو نہایت بیرحمی کے ساتھ سنگسار کیا ہے۔ اس وحشیانہ اور خلاف انسانیت فعل کو نہایت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ایسے محبان اسلام اور فدایان تعلیم قرآن کو شہید کرکے حکومت کابل فرعونی اور یزیدی مظالم سے بھی سبقت لے گئی ہے۔

فضل الدین احمدی چک نمبر ۱۷ جنوبی سرگودہا

جماعت احمدیہ بلب گڈھ

۸ مارچ ۱۹۲۵ء کو جماعت احمدیہ

بلب گڈھ - نے اپنے غیر معمولی اجلاس میں حکومت کابل کے اس وحشیانہ فعل پر جس کا وہ بار بار اعادہ کر رہی ہے سخت نفرت و حقارت کا اظہار کیا - اور اس کو انسانیت سے گرا ہوا فعل تصور کیا - حکیم محمد حسین سکرٹری انجمن احمدیہ - بلب گڈھ

اخبار احمدیہ

سیالکوٹ میں عیسائیت کے متعلق تقریریں

سیالکوٹ میں گذشتہ ہفتہ مسیحی صاحبان نے اپنا تبلیغی جلسہ کیا - اور ہماری جماعت کے بعض افراد سے سوال و جواب ہوئے - ہماری طرف سے بھی ان کے جواب میں تبلیغی سلسلہ تقاریر شروع کیا گیا - اور مسیحی صاحبان کے عقائد باطلہ کا عمدگی سے رد کیا گیا - مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل جو اس ضلع کے مبلغ ہیں - برابر چار روز تک مضامین ذیل پر تقریریں کرتے رہے - یعنی عالمگیر مذہب - ابطال الوہیت مسیح تردید کفارہ اور معیار صادقین از روئے بائبل و قرآن شریف - آپ نے ہر چہار مضامین پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی تعلیم یافتہ طبقہ میں آپ کے لیکچروں کو قبولیت کی نظر سے دیکھا گیا - ہر تقریر کے بعد مسیحی صاحبان کو سوالات پوچھنے کا کافی وقت دیا گیا - اور ان کے اعتراضات کا جواب نہایت خوبی سے دیا گیا - دوران لیکچر میں شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا جو سکرٹری اسلامیہ انجمن شہر سیالکوٹ ہیں - اور آغا محمد صفدر صاحب مشہور سیاسی لیڈر نے بھی مختصر تقاریر کیں - اول الذکر صاحب نے احمدیہ جلسہ کی فوقیت کا اعتراف عیسائیوں کے مقابلہ میں صاف الفاظ میں کیا اور احمدیوں کی فراخ دلی کی تعریف کی - اور آخر الذکر صاحب نے کابل کی سنگساریوں کے متعلق قرآن کریم سے ثابت کیا کہ یہ سنگساری میرے نزدیک اسلام کی تعلیم کی رو سے ناجائز ہے -

خاکسار مرزا برکت علی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

انجمن احمدیہ ڈیرہ دون کا تبلیغی جلسہ

حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب و مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے مورخہ ۴ و ۵ و ۶ مارچ ۱۹۲۵ء کو میونسپل کمیٹی ڈیرہ دون کے میدان میں مندرجہ ذیل مضامین پر تقریریں فرمائیں (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا پر احسانات - (۲) صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے (۳) مسلمانوں کی مالی حالت کیونکر درست ہو سکتی ہے (۴) اسلام میں جبر جائز نہیں اسلام ہمیشہ اپنی قوت قدسی سے پھیلتا رہا ہے (۵) سلسلہ عالیہ حقہ احمدیہ کی خصوصیات -

ہر دو تقریروں کے اختتام پر حاضرین کو سوال کرنے کا موقع دیا گیا - عیسائیوں اور آریوں کو بذریعہ اشتہار دعوت دی گئی - آخری دن دوسرے اجلاس کے ختم ہونے پر ایک آریہ پنڈت صاحب نے چند اعتراضات کئے - جن کا مدلل جواب مولوی جلال الدین صاحب نے نہایت موثر طریق سے دیا - ہمارے علماء کرام کے علم و فضل کی تعریف ڈیرہ دون کی قریباً تمام غیر احمدی پبلک کر رہی ہے -

خاکسار غلام نبی - سکرٹری انجمن احمدیہ - ڈیرہ دون -

انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے جلسہ پر احمدی مبلغ

قریباً دو ہفتہ سے عیسائیوں کے متواتر لیکچروں کے ساتھ ساتھ ہماری طرف سے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا - اور اس کے بعد انجمن اسلامیہ کے سالانہ جلسہ میں ہماری جماعت کو مدعو کیا گیا تھا - جس میں ہماری طرف سے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے نہایت خوبی سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا - اور میجک لینٹرن کے ذریعہ اپنی کارگذاری بذریعہ تصاویر دکھلائی - چونکہ اس جلسہ میں مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار نے قتل مرتد کا ذکر نظم میں کیا - اس لئے ہماری طرف سے صدر جلسہ کو توجہ دلائی گئی - کہ ہمیں بھی اس پر اظہار خیال کا موقعہ دیا جاوے لیکن آپ نے خود بخود مناسب ریمارکس اس پر کئے -

سیالکوٹ میں تبلیغ احمدیت

انجمن اسلامیہ کے بعد ہم نے ایک لیکچر مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کا اور ایک لیکچر مولوی غلام احمد صاحب کا اپنی جماعت کی طرف سے بھی عام مجمع میں کرایا - اختتام لیکچر پر سوال و جواب بھی ہوتے رہے ہیں - اور شہر میں ہماری تبلیغ نہایت اچھی طرح سے ہوئی - نیز ۱۱ مارچ کی شب کو آغا صفدر صاحب رئیس سیالکوٹ کے مکان پر مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے معزز خواتین سیالکوٹ میں بذریعہ میجک لینٹرن مغربی ممالک میں اسلام پر لیکچر دیا - اور جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا فرض بھی انجام دیا گیا -

خاکسار مرزا برکت علی سکرٹری تبلیغ شہر سیالکوٹ -

حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ کا ایک نظارہ فلم میں

ہائی پور میں ۸ مارچ کو القسٹی بائیسکوپ کمپنی نے حضرت خلیفۃ المسیح کا برائٹن میں جانا اور دعا مانگنا - اس کے بعد آپ کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بذریعہ فلم دکھلایا گیا - ہمارے آس پاس چند انگریز لیڈیاں بیٹھی تھیں - جو کہنے لگیں - یہ ہندوستان کا فلم معلوم ہوتا ہے - اس پر ہمیں موقعہ مل گیا اور ہم نے اصل واقعہ سے مطلع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان لوگوں کو واقف کیا - بعض نے پتہ بھی لے لیا -

ایم لے صمد ایم اے - منصف مظفر پور

ریویو انگریزی کے خریداروں کے متعلق اعلان

ہمیں ایک تار مولوی عبد الرحیم صاحب درد کا لنڈن سے ملا ہے جس میں وہ اطلاع دیتے ہیں کہ :- ۲ جنوری - فروری اور مارچ کا رسالہ ریویو خریداران کے نام بھیجا گیا ہے - جنوری کا رسالہ لیٹ بھیجا گیا تھا - کیونکہ خریداران کے پتے دیر سے ملے تھے - جن احباب کو یہ رسالے نہ ملے ہوں - وہ قادیان میں ناظر دعوت و تبلیغ کو لکھیں - احباب کو اطلاع ہو کہ جن کو جنوری فروری اور مارچ کا رسالہ نہ ملا ہو - وہ مجھے اطلاع دیں - اور اپنا پورا اور صحیح پتہ اور اپنی خریداری کا نمبر لکھیں - ناظر دعوۃ و تبلیغ - قادیان -

نماز مترجم

جماعت احمدیہ لاہور نے دو ورقہ کاغذ پر نماز کا ترجمہ ان احباب کے لئے جن کو نماز با ترجمہ نہیں آتی - شائع کیا ہے - جو یاد کرنے کے لئے نہایت عمدہ ہے - احباب حکیم محمد حسین صاحب قریشی چوہلی کابلی مل سے منگوا سکتے ہیں -

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

لاہور میں نئے احمدی

آج (۱۳ مارچ) نماز جمعہ کے بعد ذیل کے چند دوست حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے :- (۱) میاں محمد شفیع ولد میاں سراج الدین صاحب احمدی طالب علم لاہور (۲) فیروز دین صاحب از پونچھ حال وارد لاہور (۳) محمود احمد ولد گل محمد طالب علم فرسٹ ایر گورنمنٹ کالج لاہور - از لدھیانہ حال وارد لاہور (۴) مولوی عبد الرحیم ولد معز اللہ خان قوم وزیر علاقہ بنوں حال وارد لاہور (۵) عبد اللطیف ولد عبد المجید قریشی موضع باجرا کلاں ضلع سیالکوٹ حال لاہور (۶) ایک بچہ تقریباً دس سال کا - محمد اشرف لاہور

پشاور میں نئے احمدی

اسلامیہ کالج پشاور کے سٹیشن ماسٹر صاحب اور زبدۃ الحکماء حکیم مولوی مقبول الرحمٰن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد کی غلامی کا شرف بخشا - درخواستہائے بیعت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں بھیجدی گئی ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے - کئی اور دوست بھی زیر تبلیغ ہیں - اسلامیہ کالج میں مہتر چترال کے شاہزادوں کو تبلیغ کی گئی - قریباً ڈیڑھ گھنٹہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا - عبد الاحد از پشاور

اعلان نکاح

احمد دین ولد شاہ دین چک نمبر ۸۹ جنوبی سرگودھا کا نکاح مسماۃ رسول بی بی بنت غلام نبی ککڑ گجو چک ضلع گوجرانوالہ سے بعوض مبلغ سات سو روپیہ مہر حافظ غلام صاحب وزیر آبادی نے ۱۱ فروری ۱۹۲۵ء کو پڑھا - مہر ادا کیا گیا

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان - یوم پنجشنبہ - ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

دفاتر سلسلہ احمدیہ کے محرران کا سپاس نامہ

اور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کا جواب

ہر فرد جو سلسلہ کیلئے اُنگلی بھی ہلاتا ہے ہر کامیابی اور فتح میں شریک ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر یورپ سے واپسی پر مختلف سپاسناموں کے جواب میں جو پُر معارف و حقائق تقریریں فرمائی تھیں۔ ان میں سے چند ایک شائع کی جا چکی تھیں۔ کہ مجھ تین ماہ کی رخصت پر جانا پڑا۔ اگرچہ میں خود بھی چاہتا تھا۔ اور کئی احباب نے بھی تحریک کی۔ کہ میں اس عرصہ میں حضور کی بقیہ تقریریں بھی مرتب کر کے شائع کرا دوں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اب جبکہ میں اخبار کے کام پر آگیا ہوں۔ ان تقریروں کو شائع کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وقت کے لحاظ سے ان کی اشاعت میں مجبوراً توقف ہوا ہے لیکن اس سے حقائق و معارف پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور اُمید ہے۔ احباب اب بھی ان سے اسی طرح مستفیض ہونگے جس طرح پہلے شائع ہونے پر ہوتے۔ (ایڈیٹر)

۲۶ نومبر ۱۹۲۴ء کو دارالامان کے مختلف دفاتر کے کلرکوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے ہمراہیان سفر یورپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ ہوس کے شاندار ہال میں مکلف دعوت دی۔ جس میں اور بھی بہت سے معززین اور بزرگان سلسلہ کو مدعو کیا۔ دعوت کے بعد جب کلرک صاحبان کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش ہونے لگا۔ تو جناب مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل مختصر سی تقریر فرمائی۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

اسوقت میرے قلب میں خوشی اور مسرت کی خاص لہر اُٹھ رہی ہے۔ جبکہ ہماری جماعت کے کلرکوں نے یہ دعوت دی ہے۔ مجھے بھی چونکہ سلسلہ کے کارکنوں سے تعلق ہے۔ اسلئے خوشی ہوئی ہے۔ اور اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت دیکھا۔ جب آپ کوئی اشتہار چھپواتے۔ تو آپ ہی ان کے بکٹ بناتے۔ آپ ہی ان پر پتے لکھتے۔ آپ ہی ٹکٹ لگاتے۔ اور خود ہی ڈسپیچ کرتے مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ وہ کام جو حضرت مسیح موعودؑ کو خود کرنے پڑتے تھے۔ انہیں ۳۰۔ ۳۵ کلرک کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے یہ کلرک بھی آپ کی صداقت کا ایک نشان ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے ایک مضمون لکھنا تھا۔ مجھے فرمایا۔ مفتی صاحب آپ کا خط اچھا ہے۔ میں مضمون لکھوں گا آپ نقل کرتے جائیں۔ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے آپ بیٹھ کر مضمون لکھ لکھ کر ورق میری طرف پھینکتے جاتے۔ اور میں نقل کرتا جاتا تا۔ اسی کام میں صبح ہو گئی۔ مگر وقت گذرنے کا پتہ نہ لگا۔ کیا ہی مبارک وہ دن تھے۔ اس وقت جو خواہش حضرت صاحب کے دل میں تھی۔ وہ آج ان صورتوں میں ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ دن بدن نئے نشان اور نئے معجزات ہم حضرت صاحب کی صداقت کے دیکھ رہے ہیں۔ جتنی انسٹی ٹیوشنز قائم ہو رہی ہیں۔ بلکہ جتنے آدمی ان میں کام کرنیوالے ہیں۔ سب حضرت صاحب کی صداقت کا نشان ہیں۔ اور آج ان کا بڑا مجموعہ یہاں موجود ہے۔ ہمارے لئے یہ نہایت ہی خوشی اور مسرت کا زمانہ ہے۔ جس کو ہم نے اپنی زندگی میں پایا۔ خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر کو فتح مندی اور کامیابی کے ساتھ بہت لمبا کرے۔ آمین

اسکے بعد منشی کظیم الرحمٰن صاحب نے کلرکوں کی طرف سے حسب ذیل سپاس نامہ پڑھا۔

سپاس نامہ

سیدنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

(۱) یہ مبارکباد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دفاتر کے ادنیٰ ترین خادموں اور غلاموں کی طرف سے جن کو محرر یا کلرکس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حضور کی خدمت میں پیش ہوتی ہے۔

(۲) سیدنا! ہم سب سے پہلے حضور کی خدمت میں اس لمبے اور مبارک سفر کی بخیر و عافیت مظفر و منصور واپسی پر نہایت ادب کے ساتھ مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ع - گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

(۳) یا حضرت! ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کو اپنے پر سب سے بڑا پاتے ہیں۔ جو حضور نے ہماری غریبانہ دعوت کو شرف قبولیت بخش کر ہم پر فرمایا ہے۔ اس کے لئے جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہم سجدات شکر بجا لاویں۔ کم ہیں۔ یہ حضور کی ذرہ نوازی اور غریب پروری ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ ہمیں اس نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود مہدی مسعود نبی آخر الزمان جیسے پاک اور بابرکت و مبارک وجود کی شناخت کا موقع دیا۔ اور ہمیں ایسا پاک خلیفہ عطا فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ کا خاص مقرب "فخر رسل" اور "مصلح موعود" اور "اولوالعزم" اور "فضل عمر" ہے۔

(۴) عالی جاہا! یہ مبارک اور بابرکت سفر جو قرآن کریم کی آیۃ کریمہ فاتبع سببًا حتی اذا بلغ مغرب الشمس (سورہ کہف) کے ماتحت کیا گیا۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود نبی آخر الزمان کے مبارک رؤیا صادقہ مندرجہ ازالہ اوہام کے ماتحت ہوا۔ اور حضور کے رؤیا صادقہ کے مطابق جس میں حضور کو دکھایا گیا تھا کہ حضور ایک فاتح جرنیل کی حیثیت سے داخل انگلستان ہو رہے ہیں۔ لاریب یہ حضور ہی کا حصہ تھا۔ جس سے قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود اور خود حضور کی صداقت اظہر من الشمس ہو رہی ہے۔

(۵) اے سفید پرندے پکڑنے والے! یہ تیرا ہی کام تھا۔ جو تو حق کے پیاسوں کو بتایا کہ زندہ مذہب وہ ہے۔ جسمیں مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہو۔ پھر یہ تیرا ہی کام تھا۔ کہ ایک سائل کے جواب میں تو نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے بھی اسی طرح سے کلام فرماتا ہے۔ جس طرح کہ میں آپ سے کرتا ہوں۔ یہ قول کسی مبلغ کے کہنے کا نہ تھا۔ ولایت کی سرزمین میں جس کا چشمہ گدلا ہو چکا ہے۔ حضور ہی کا حق تھا کہ ان کو یہ کلام سنانے۔

(۶) اے فاتح جرنیل! اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار تیرے پر رحمتیں ہوں۔ تو نے ہی ولایت میں جا کر حضرت اقدس مسیح موعود

مہدی معہود نبی آخر الزمان کے اس پاک اور مبارک الہام کو پورا فرمایا ہے جو اللہ تعالےٰ نے ان مبارک الفاظ میں نازل فرمایا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" تیرے ہی مبارک اور بابرکت قدم ولایت میں رکھنے سے چار دانگ عالم میں حضرت مسیح موعود کا نام روشن ہو گیا۔ الحمد للہ۔ تیرے پر اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارشیں ہوں۔ اور تیری عمر دراز ہو۔ اور تیری آل اور اولاد پر اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ کہ تو نے ہی "اسلام" کا ہاں "احمدیت" کا حقیقی درخشاں چہرہ دکھلایا۔

(۷) "اے فاتح برلن"!!! جو کامیابی اور فتح نمایاں تجھے اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا ہمارے جیسے نااہلوں کیلئے بہت محال ہے تیرے مبارک قدم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وقار اور عظمت کا سکہ تمام روئے زمین پر بیٹھ گیا۔ جو سب کامیابیوں کی ایک جڑ ہے۔ یہ فتح نمایاں اللہ تعالےٰ نے روز اوّل سے تیرے ہی حصہ میں مقدر کر رکھی تھی

(۹) سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(۸) اے فاتح مغرب!!! تیرے ہی دست مبارک سے اور تیری ہی ضرب کاری سے بہائیت کے زہریلے سانپ کی موت لکھی گئی تھی۔ اور تیرے ہاتھ پر یہ مقدر کیا گیا تھا۔ کہ تو ہی اس سانپ کو کچلے گا۔ اس میں کیا شک ہے کہ ان دشمنان اسلام نے ولایت میں خاص طور پر پراپیگنڈا کر رکھا تھا مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو ان پر کامیابی دی۔

(۹) اے خدا کے پیارے اور صادق و مصدوق خلیفۃ المسیح موعود!!! پیغامی فتنہ جو ہر وقت اپنے حسد و بغض میں جل رہا ہے۔ دوبارہ تیرے ولایت تشریف لے جانے کے بعد کھڑا ہوا۔ مگر جو ناکامی و نامرادی اسے ہوئی اس سے اس نے اور دیگر اہل فراست نے معلوم کر لیا ہے۔ کہ وہ کس قدر پانی میں ہیں۔ نیز یہ کہ ان کو تیری ذات سے عداوت اور بغض ہے۔ جس میں وہ کباب ہو رہے ہیں۔ اور تیری کامیابیاں اور اپنی ناکامیاں دیکھ دیکھ کر آنسو بہا رہے ہیں۔ ان کو تیرے ایام سفر میں یہ موازنہ ہو گیا ہے کہ یہ جماعت وہ پتھر ہے۔ کہ جو اس سے ٹکر مارے گا۔ وہ پاش پاش ہو جاویگا۔ اور جس پر یہ گرے گا۔ وہ بھی چکنا چور ہو جاویگا۔ اہل پیغام کو اب یہ وضاحت سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اس صادق و مصدوق خلیفہ اور اس کی جماعت سے مقابلہ کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جس مبارک اور بابرکت وجود کا نام لینا۔ انہوں نے "سم قاتل" قرار دیا تھا۔ اس کا پیش کرنا زندہ اور بابرکت اسلام و احمدیت کا پیش کرنا ہے۔ خدا اہل پیغام کو سمجھ عطا فرماوے۔

(۱۰) اے ہمارے ابراہیم وقت کے مبارک فرزند!!! خدا تعالےٰ نے آپ کے دست مبارک سے جو لنڈن میں پہلے خدا کے گھر کا سنگ بنیاد رکھوایا ہے۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کے ان خاص فضلوں سے ایک بڑا فضل ہے جو آپ کے اور آپ کے خدام کے شامل حال ہے۔ یہ گویا مبارک فال ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ دنیا کے اس مادی مرکز میں احمدیہ مسجد کا وجود اسے روحانی مرکز میں تبدیل کر دیگا۔ انشاء اللہ۔

مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کرینگے آثار دیں کو قایم
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

نہ سمجھی ہے کچھ سمجھ او ناداں کہ ہر نگہ پرچشم یاں ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائیں گے ہم

روش ہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دین مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں "مسجد" بنائیں گے ہم

پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلام رب رحیم و رحماں بہانگ بالا سنائیں گے ہم

(۱۱) اے نفس عمر اہم حضور کے ہمرکاب جانیو اے احباب کی خدمات اور محنتوں کا جو انہوں نے اس سفر یورپ میں سرانجام دی ہیں۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی ان محنتوں کو باثمر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ خصوصاً شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی ان محنتوں کو یاد کرتے ہیں۔ جو انہوں نے حضور کے حالات روزانہ لکھکر ہم کو ہر ہفتہ پہونچائے ہیں۔ ہمارے لئے قادیان میں ہر ہفتہ دوشنبہ کا دن خصوصاً لنڈن کا دن ہوا کرتا تھا۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" ہم اس دن آپ کو لنڈن میں پایا کرتے تھے۔ پس ہم دل سے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر اور ان کے اہل و عیال پر اپنے فضل و رحم کی بارش برسائے۔ آمین ثم آمین۔ پھر ہم شیخ صاحب عرفانی کے بھی شکر گذار ہیں۔ کہ انہوں نے بھی حضور کے حالات بذریعہ اخبار "الفضل" ہم تک پہونچائے۔ اس طرح سے ہم باقی احباب کے بھی تہ دل سے ممنون احسان ہیں۔ اور ان کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں

(۱۲) سیدنا و مولانا!!! حضور کو بعض حالات ایام سفر میں اس قسم کے بھی پیش آئے۔ جن سے حضور کو خاص طور پر صدمہ ہوا۔ مثلاً حضور کی علالت طبع۔ اور بعض بزرگوں کا جدا ہونا جیسے نانا جان مرحوم و مغفور کا داعی اجل کو لبیک کہنا۔ اور پھر خدائے سلسلہ نعمت اللہ خاں کا جام شہادت پینا۔ حضور تو اپنے ادنیٰ ترین خادموں کی جدائی کو بھی بہت محسوس فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے حالات کا خصوصاً ایسے سفر میں پیش آنا واقعی سخت ہی صدمہ کا باعث ہے۔ ہم ان صدمات کے اثرات کو اپنے دلوں پر نقش پاتے ہیں۔ مگر حضور نے باوجود ان سخت صدموں کے حضرت اقدس مسیح موعود کے اس ارشاد مبارک پر عمل پیرا ہو کر اپنے کام کو اس طریق سے جاری رکھا۔ جو حضور کا ہی خاص حصہ تھا کہ ؎

"منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را"

ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اور سلسلہ کو ان بزرگ خادمانِ اسلام کا نعم البدل عطا فرما دے۔ آمین ؛

(۱۳) اے مصلح موعود!!! ہم نے حضور کا بہت سا قیمتی وقت لیا ہے آخر میں ہم حضور کی خدمت میں صدق دل کے ساتھ یہ مبارک باد کا مبارک تحفہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمارے دل اس خوشی میں جو حضور کو اللہ تعالےٰ نے کامیابی اور کامرانی کے ساتھ فرمائی ہے۔ اچھل رہے ہیں۔ اور ہم حضور کی مبارک تشریف آوری سے مسرور ہو رہے ہیں۔ ہم حضور سے یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ حضور ہمارے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سے خوش ہو جاوے۔ یہی غرض اور مقصود انسان کی اس چند روزہ زندگی سے ہے۔ ہم کو مولا کریم ایسی توفیق عطا فرماوے کہ ہم سب کے منشاء مبارک کے مطابق سلسلہ کے کاموں کو سرانجام دیتے رہیں۔ اے اللہ تو ہم کو توفیق عطا فرما۔ کہ ہم تیرے برحق خلیفہ کے منشاء مبارک کے مطابق سلسلہ کا کام کرتے رہیں۔ اے خدا ہماری تمام غلطیوں پر پردہ پوشی فرما۔ آمین ثم آمین

اے "فخر رسل"!!! ہم ختم کرنے سے پہلے پھر حضور سے ایک ہی بات التماس رکھتے ہیں۔ جسکو ہم ادب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ حضور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو غلطیاں ہم سے ہوئی ہیں یا جو ہوں۔ ان پر قلم عفو پھیر کر ہماری روحانی اور جسمانی ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں اسکی سخت ضرورت ہے والسلام

یہ سپاسنامہ پڑھے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی :۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

اس وقت جو ایڈریس کارکنان نظارت اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے پڑھا گیا ہے۔ اس کے جواب میں میں اپنی طرف سے اور اور ہمراہیان سفر کی طرف سے وہی فقرہ کہتا ہوں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے موقعہ پر فرمایا کرتے تھے۔ کہ جزاکم اللہ احسن الجزاء

چونکہ آج اس سے قبل مجھے دو موقعوں پر بولنا پڑا ہے اور کھانسی کی شدت کی وجہ سے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ اس لئے مجھے یہ تو نہیں کہنا چاہئے۔ کہ میں اس وقت کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ زیادہ کہہ نہیں سکتا۔ مگر اتنا ضرور کہتا ہوں۔ کہ وہ کامیابی جو سلسلہ احمدیہ کو اس سفر میں حاصل ہوئی ہے۔ اگر اس میں انسانی کوششوں کا کچھ دخل ہے۔ اگرچہ اتنے تھوڑے وقت میں اتنے بڑے کام اور ایسے عظیم الشان نتائج جو رونما ہوئے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کہہ سکتے۔ کہ انسانی کوششوں کا اس میں دخل ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ نے بعض فضل بھی انسانی تدابیر کے جواب میں رکھے ہیں۔ اس لئے اگر اس تھوڑی بہت حرکت اور کوشش کو مدنظر رکھا جائے۔ جو جماعت کی طرف سے کی گئی ہے۔ تو یہ کہنا سچائی پر پردہ ڈالنا ہو گا۔ کہ وہ سعی اور محنت جو خدا تعالےٰ کے اس فضل کا جاذب ہوئی ہے۔ وہ صرف میرے اور میرے ہمراہیان سفر کے کاموں تک محدود ہے ؛

اگر ہم غور سے دیکھیں۔ تو ہمیں بوضاحت یہ بات معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ دنیا میں بہت سے کام۔ بہت سی کامیابیاں۔ بہت سی فتوحات ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان کا سہرا تو بعض کے سر بندھتا ہے۔ مگر ان کے جذب کرنے اور حاصل کرنے کے لئے سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کی کوششیں ملی ہوتی ہیں۔ اور قوانین قدرت کے ماتحت بھی چیزیں اوپر کی چیزوں کے نیچے چھپی رہتی ہیں۔ پس ہمیں اس کامیابی میں جو ہمیں

سفر یورپ میں حاصل ہوئی۔ اگرچہ انسانی کوشش کا دخل ہے۔ تو اس میں آج ایڈریس پیش کرنے والے بھی شامل ہیں سب مجھے ہمیشہ کورل اینٹ کا خیال کرکے تعجب آیا کرتا ہے۔ بعض جزائر کی نسبت دریافت ہوا ہے کہ وہ حقیقی مٹی سے نہیں بنے۔ بلکہ کورل اینٹ سے بنے ہیں۔ یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے مجموعہ سے وہ جزائر بنے ہیں۔ جن میں اب آدمی بستے ہیں۔ وہ کیا ہیں وہ خشکی جو سمندر کا مقابلہ کر رہی ہے۔ جو بنی نوع انسان کو اپنی پیٹھ پر سوار کئے ہوئے ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے کام کا نتیجہ ہے۔ گویا وہ جزیرہ جسے ان میں بسنے والے لوگ اپنا وطن کہتے ہیں۔ نہایت چھوٹے چھوٹے اور حقیر کیڑوں کے ایک دوسرے پر جانیں دے دینے کا نتیجہ ہے ایک پر ایک کیڑا اگر تا ہے۔ اور اس طرح کروڑوں کروڑ مرتے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ زمین بنائیں۔ جس پر وہ انسان جسے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے پیدا کیا ہے بسے۔ اس جلال کے اظہار کے متعلق کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کیڑوں کا بھی حصہ ہے؟ مگر اس میں اس کیڑے کا بھی دخل ہے۔ جو سب سے پہلے مر کر سمندر کی تہ میں گیا جزیرہ میں بسنے والے عام لوگ اس کا دخل نہیں جانتے۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ اس کا دخل ہے۔ اگر وہ جان نہ دیتا۔ اور اس کے اُوپر دوسرے کیڑے اس طرح نہ مرتے جاتے۔ تو کوئی انسان اس جگہ نہیں رہ سکتا تھا۔ جہاں جزیرہ بنا۔ اور وہاں اپنے پیدا کرنے والے کے جلال کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔

اسی طرح تمام سلسلوں میں ہوتا ہے۔ ہر طبقہ کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں کام میں لگے ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص ان کامیابیوں کا حصہ دار ہوتا ہے۔ جو حاصل ہوتی ہیں۔ مگر ان میں سے بہت سے ہوتے ہیں۔ جو اپنے قائم مقاموں کے پردہ میں یا اپنے سے زیادہ حیثیت رکھنے والوں کی چادر میں چھپے رہتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہوتے۔ کہ ان کا کام باطل ہو جاتا ہے اور ان کا حق جاتا رہتا ہے۔ دیکھو اگر سورج کی موجودگی میں ستارے چمکتے نہیں۔ تو اسکے یہ معنے نہیں کہ وہ موجود ہی نہیں۔ اگر لیمپ کے مقابلہ میں جگنو روشن نہیں ہوتا۔ تو اس کے یہ معنے نہیں کہ اس میں روشنی ہی نہیں بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس سے زیادہ روشن چیز سامنے آگئی اور اس روشنی میں جگنو کی روشنی بھی شامل ہو گئی۔ ہزار روپیہ میں اگر کوئی ایک پیسہ ڈالے۔ تو لوگ اس پر ہنسینگے۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس ایک پیسہ سے ہزار روپیہ کی قیمت بڑھ گئی۔ اور کوئی فلسفی اور کوئی حساب دان یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ قیمت نہیں بڑھی۔ اسی طرح سورج کے سامنے دوسرے اجرام فلکی کی روشنیاں مدہم ہو جاتی ہیں اور اور سورج ہماری دنیا کو روشن نہیں کر سکتے۔ بوجہ بہت زیادہ دُور ہونے کے۔ مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ سورج کی روشنی میں اُن کا بھی حصہ ہے۔

پس ہر ایک فتح جو ہمارے سلسلہ کو حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کامیابی جو ہماری جماعت کو ملتی ہے۔ خواہ اسکے متعلق اس بات کا اظہار ہو یا نہ ہو یا اسکی قدر ہو یا نہ ہو۔ خواہ اس کا احساس ہو یا نہ ہو۔ مگر ہر فرد جو سلسلہ کے لئے اپنی انگلی بھی ہلاتا ہے۔ خواہ وہ کسی مقام پر کھڑا ہو۔ پانی بھرنیوالا سقہ ہو یا صفائی کرنیوالا چوہڑا۔ وہ بھی اس کامیابی اور فتح میں شریک ہے۔ اور ایسا ہی شریک ہے۔ جیسے اعلیٰ کام کرنیوالا۔ گو درجہ اور مقدار کے لحاظ سے فرق ہو گا۔ ایک شخص جو کسی گاؤں کی زمین میں سے ۹۹۹۹ ایکڑ کا مالک ہے۔ مقدار کے لحاظ سے اس شخص سے فرق رکھیگا۔ جو ایک گز زمین کا مالک ہے۔ مگر مالک دونوں کو کہا جائیگا۔

پس میں اسوقت اس صداقت کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتا جو اکثر اوقات یا ہمیشہ اکثر لوگوں کی نظر سے یا بہتوں کی نظر سے پوشیدہ ہوتی ہے۔ کسی شاعر نے کسی اور موقعہ کے لئے کہا ہے۔ مگر میں اس موقعہ پر بھی اسے چسپان کرتا ہوں کہ بہت سے پھول ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنی خوبصورتی اور خوشبو کے لحاظ سے ان پھولوں سے بڑھکر ہوتے ہیں۔ جو کسی حسین کے سینہ یا سر پر جگہ پاتے ہیں۔ مگر وہ اسلئے بغیر قدر کئے مُرجھا جاتے ہیں کہ قدر کرنیوالے کی نگاہ اُن پر نہیں پڑتی۔ اسی طرح بہت سی خدمتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جو زیادہ اخلاص سے کی جاتی ہیں۔ اور اپنے اپنے اندر زیادہ قربانی اور زیادہ ایثار کا رنگ رکھتی ہیں۔ مگر ایسے حالات میں کی جاتی ہیں۔ کہ طبعی طور پر لوگوں کی توجہ نہیں کھینچ سکتیں حالانکہ وہ بھی ایسی ہی قیمتی ہیں۔ جیسی کہ وہ کوشش جو مینار پر چڑھکر ایسے رنگ میں کی جاتی ہے کہ ہر ایک کی نظر اُسپر پڑتی ہے اس وقت میری منشاء یہ نہیں ہے کہ اس ایڈریس کے جواب میں کوئی لمبی تقریر کروں۔ بلکہ یہ ہے کہ ایک اہم مقصد کی طرف آپ لوگوں کو توجہ دلاؤں۔ اور وہ یہ ہے کہ دنیا کی نظروں میں اور انسان کی نظر سے بہت سی باتیں پوشیدہ رہ سکتی ہیں اور رہتی ہیں مگر ایک اور ہستی ہے۔ جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اسکے لئے ہر راز کھلی ہوئی کتاب ہے۔ وہ دل کے بھیدوں اور دماغ کے اندر پوشیدہ نیتوں سے واقف ہے۔ وہ کونوں میں چھپکر اندھیرے میں کئے جانے والے کاموں سے آگاہ ہے اس کی نگاہ جس طرح اس شخص کے کاموں پر پڑتی ہے۔ جو کروڑوں آدمیوں کے سامنے کوئی کام کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے کاموں پر بھی پڑتی ہے۔ جو خلوص دل اور پاک نیت سے گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر کرتا ہے۔ اور وہ ہستی موازنہ کرنا جانتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی نظر مقدار پر نہیں۔ بلکہ اخلاص پر ہوتی ہے۔ ایک امیر جس کے پاس کروڑ روپیہ ہے۔ اگر دس ہزار روپیہ خدا کی راہ میں دیتا ہے۔ اور ایک غریب جس کے پاس دس روپے ہیں۔ پانچ خدا کیلئے دیدیتا ہے۔ تو گو انسانوں کی نظر میں دس ہزار روپے زیادہ ہیں مگر خدا کی نظر میں پانچ روپے زیادہ ہونگے۔ کیونکہ پانچ روپے دینے والے نے اپنا آدھا مال دیدیا۔

آپ لوگوں میں جو کچھ اسوقت کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس بات کو دیکھ کر کہ ہم لوگ جو کام کرتے ہیں وہ پوشیدہ اور مخفی رہنے والے کام ہیں۔ اور لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں آتے۔ کسی قسم کی کوتاہی اور سُستی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ جن فتوحات سے ہمارا تعلق ہے اسپر جس طرح بڑے لوگوں کا اور مختلف صیغوں کے ناظروں کا کام ظاہر ہے۔ اسی طرح تمہارا بھی ظاہر ہے۔ اور وہ موازنہ جانتا ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو کھری سمجھی جاتی ہیں۔ مگر کھوٹی ہوتی ہیں۔ اور بہت ایسی ہوتی ہیں۔ جو کھوٹی کہی جاتی ہیں۔ مگر کھری ہوتی ہیں۔ پس تم اپنے کاموں میں خلوص اور نیتوں میں پاکیزگی پیدا کرو۔ ممکن ہے تم میں سے کسی کے کام کے نتیجہ میں جسے وہ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر کرے۔ اور جسے کسی نے نہ دیکھا ہو۔ اسلام کی آخری فتح حاصل ہو۔ فرض کرو۔ اسلام کی کامیابی کے لئے دس کروڑ اور ایک نمبر کی ضرورت ہے۔ دس کروڑ تو باقی جماعت نے حاصل کر لئے۔ اور ایک شخص نے ایک نمبر حاصل کیا۔ اب کیا یہ ایک نمبر حقارت کی نظر سے دیکھا جائیگا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ کامیابی کے لئے ایک کروڑ نمبر کافی نہ تھے۔ بلکہ ایک کروڑ ایک نمبر کی ضرورت تھی اور اس وجہ سے کامیابی کا سہرا اس ایک نمبر حاصل کرنیوالے کے سر ہو گا۔ کیونکہ اگر وہ نہ ہوتا۔ تو کامیابی نہ ہوتی۔ پس تم لوگ اپنے کاموں میں اخلاص اور نیتوں میں پاکیزگی اختیار کرو اور یہ کبھی خیال نہ کرو کہ لوگ تمہارے کاموں کو دیکھتے ہیں یا نہیں سب کا معاملہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہو گی۔ جس نیت اور جس اخلاص سے کوئی کام کیا ہو گا۔ اس کا بدلہ ویسا ہی ملیگا۔ اور کسی کی محنت ضائع نہ جائیگی۔ اس لئے افسردگی کی کوئی وجہ نہیں۔ اور لوگوں کی بے توجگی کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے۔

میں سمجھتا ہوں۔ اس سے زیادہ کہنے کی اس وقت مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ اور میں اس دُعا پر تقریر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے ہر ایک شخص کو اس بات کی توفیق دے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو اخلاص اور پاکیزہ نیت سے پورا کرے تاکہ جب وہ خدا کے حضور پیش ہو تو کہہ سکے کہ جو کام میرے سپرد کیا گیا تھا اُسے میں نے کیا۔ جہاں تک میری طاقت تھی۔

464

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

سفر یورپ سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح کا پہلا خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۴ء)

آقا کی طرف سے خدام کا شکریہ

میں آج بوجہ حلق کی خرابی اور بوجہ اس کے کہ کئی دنوں سے متواتر دن کے بہت سے حصوں میں تقریریں کرتا رہا ہوں۔ کوئی لمبی بات نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن چونکہ خطبہ جمعہ اسلامی طریق کے مطابق اعلانات کا موقعہ ہے۔ اس لئے میں اس خطبہ میں جو واپسی سفر یورپ کے بعد پہلا خطبہ ہے۔ جو مجھے اس ملک میں پڑھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ میں اس خدمت اس اخلاص اس قربانی اور اس ایثار کا شکریہ ادا کروں۔ جس اخلاص۔ جس محنت۔ جس جانفشانی جس قربانی اور جس ایثار کے ساتھ میرے بعد ان لوگوں نے جن کو ہندوستان کی جماعت احمدیہ کا انتظام سپرد کیا گیا ہے۔ انتظام کو چلایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ وہ خدا کا بھی نہیں کرتا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت والدہ مکرمہ بھی ادھر ہی تھیں۔ کوئی بات شروع ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کا وجود خدا تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اگر مولوی صاحب اپنی جگہ پر ہوتے۔ تو لوگوں کے لئے مرجع کے طور پر ہوتے کیونکہ بڑے بھاری طبیب اور مخلوق کے بڑے خیر خواہ ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ خدا تعالےٰ نے انہیں یہ عزت اور یہ رتبہ دیا۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں آگئے اور سلسلہ کا کام اور غریبوں کا علاج کرنے لگے۔ اس کا ثواب ہم کو بھی ملیگا کیونکہ وہ ہماری وجہ سے یہاں آئے ہیں۔ اگر ہم ان کا شکریہ نہ کریں۔ تو یہ خدا تعالےٰ کی ناشکری ہوگی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دلوں پر قبضہ خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے اپنی کسی خوبی اور اپنے عقل سے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کر لیا۔ خوبصورتی۔ علم۔ لیاقت قابلیت بہت ایسی چیزیں ہیں۔ مگر ان کا لوگوں کو نظر آنا کسی بندہ کے اختیار میں نہیں ہے۔ بہت سی خوبصورتیاں بغیر کسی کے دیکھے اور بغیر اپنا کوئی قدر دان پیدا کئے برباد ہو جاتی ہیں۔ بہت سے لیاقتیں بغیر لوگوں کی توجہ کے چھپی رہتی ہیں۔ بہت سے علوم بغیر کسی پر ظاہر ہوئے مٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو یہ سب خوبیاں مل بھی جائیں۔ تو بھی کام چلانے والے اور اس کے دست و بازو بننے والے آدمیوں کا اسے مل جانا۔ اس کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ خوبیوں کی طرف لوگوں کو توجہ دلانا خدا تعالےٰ کا ہی کام ہے۔ لیکن اگر ان خوبیوں سے خالی ہو۔ تو اس کی طرف لوگوں کی توجہ کا پھرنا محض خدا تعالےٰ کا فضل ہی ہو سکتا ہے۔

پس میں ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میرے بعد جماعت کا اخلاص سے کام کیا۔ یعنی امیر جماعت احمدیہ ہند مولوی شیر علی صاحب اور ان کے نائب مفتی محمد صادق صاحب و میاں بشیر احمد صاحب اور مجلس شوریٰ کے تمام ممبروں کا شکریہ ادا کرنے اور خدا تعالےٰ سے انہیں اعلیٰ بدلے ملنے کی التجا کرنے کے بعد اس رب ودود کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو حق کے لحاظ سے سب سے پہلے شکریہ کا مستحق ہے۔ لیکن چونکہ وہ دل کے خیالات اور قلبی احساسات پر مطلع ہے پیشتر اس کے کہ ہم زبان سے اس کا شکریہ ادا کریں۔ وہ دلی حالات سے واقف ہوتا ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ اپنے خیالات کو الفاظ میں لائیں۔ وہ ذرہ ذرہ سے آگاہ ہے۔ اس لئے میں نے خیال کیا۔ کہ اس کا ذکر بتدریج بعد میں آئے۔ یعنی پہلے ادنیٰ کا ذکر ہو۔ پھر اعلےٰ کا۔ پس میں اسکے حضور دعا اور التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری جماعت کے اخلاص محبت قربانیوں اور ایثار کو اور زیادہ کرے۔ ہمارے اندر ایسے آدمی پیدا ہوں۔ جو سلسلہ کے کاموں کو چلانے کی قابلیت اور اہلیت رکھتے ہوں۔ جن کے دل خدا تعالےٰ کی محبت سے پر ہوں۔ ان کے قلوب اس کی مخلوق کی شفقت سے معمور ہوں۔ ان کا ایک سرا ذات باری کی صفات سے وابستہ ہو۔ تو دوسرا سرا بنی نوع انسان کی ہمدردی کے کنڈے سے بندھا ہوا ہو۔ وہ اپنے مفاد اور اپنے کاموں کو ترک کر کے اللہ تعالےٰ کے لئے زندگی وقف کریں۔ خدا تعالےٰ ان کی کوششوں کو زیادہ سے زیادہ بار آور کرے۔ جو کچھ اب تک ہوا ہے۔ محض خدا کے فضل سے ہوا ہے۔ اور آیندہ بھی جو کچھ ہوگا۔ اسی کے فضل سے ہوگا۔ انسانی کوششوں سے نہ پہلے کچھ ہوا ہے۔ نہ آئندہ ہوگا۔ مگر ہماری کوتاہیوں ہماری سستیوں سے خدا تعالےٰ کی نعمتیں ہٹائی جا سکتی ہیں۔ پس دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیں ان غفلتوں ان سستیوں اور ان کمزوریوں سے بچائے۔ ہم پر اپنے رحم کی نظر رکھے اور ناراض نہ ہو۔

میں پھر ساری جماعت احمدیہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح اخلاص اور محبت سے یہ زمانہ گذرا ہے۔ ایسے ہی اسے ہمیشہ کے لئے آپس کی محبت سے معمور رکھے۔ اور ہمیشہ خدا سے اس کا تعلق قائم رہے۔ کسی دن زمانہ خدا سے دور نہ ہو۔ اور خدا ان سے دور نہ ہو۔ وہ خدا کے ہوں۔ اور خدا ان کا ہو۔ اور رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ کے پورے پورے مصداق بن جائیں۔

پلیگ کے متعلق ہدایات

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جیسا کہ پچھلے سال اسی ماہ میں آج سے تین چار دن پہلے ایک خواب کی بنا پر اعلان کیا گیا تھا۔ کہ پھر طاعون پھیلنے والی ہے وہ خواب پوری ہوئی۔ اور ایسی حالت میں پوری ہوئی۔ کہ گورنمنٹ کے اعلان بتا رہے تھے۔ کہ طاعون کو بالکل مٹا دیا گیا ہے۔ اور اب وہ نہیں پھیل سکتی۔ مگر اس کے خلاف طاعون کے پھیلنے کی خبر قبل از وقت شائع کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد طاعون پڑی۔ اور ایسی شدید پڑی۔ کہ گذشتہ ۸۔۱۰ سال میں ایسی نہ پڑی تھی۔ اب کے پھر اپنے موسم سے قبل شروع ہو گئی ہے۔ اور قادیان میں بھی ہے۔ جس کے متعلق ڈاکٹروں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تدابیر کریں۔ مگر اس کے متعلق اصل تدبیر تو خدا تعالےٰ ہی کے آگے گرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا۔ آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے۔ اس آگ سے مراد طاعون بھی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہونا اس کا علاج ہے پس خدا تعالےٰ سے دعا مانگنا اصل علاج ہے۔ اور اس کا فضل چاہنا صحیح تدبیریں ہیں۔ مگر اس نے خود ہی ایسی تدبیریں بنائی ہیں۔ کہ جن سے مومن اور کافر دونوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ مومن کا کام یہ ہے۔ کہ ان سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ کیونکہ وہ اس کے رب کی طرف سے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بارش کا قطرہ منہ کھول کر اس میں ڈالتے اور فرماتے یہ خدا کی تازہ نعمت ہے۔ کیا ہی شکر گذار دل ہے۔ تو اگر یہ تدبیریں کسی اور ہستی کی طرف سے ہوتیں تو مومن ان کے قریب بھی نہ جاتا۔ لیکن جب یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان پر عمل نہ کریں۔ پس چاہیئے کہ دوست ان ایام میں مکانوں اور کپڑوں کو دھوپ لگوائیں۔ جن کو میسر ہو۔ جرابیں پہنیں۔ کونین۔ کافور اور جدوار کی گولیاں ایک ایک صبح و شام کھائیں۔ اور صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ جہاں کوئی مریض ہو۔ وہاں حفظان صحت کے رو سے احتیاط کی جائے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمدردی نہ کریں۔ مومن کا فرض ہے۔ کہ خواہ کوئی ہو۔ مصیبت کے وقت اس کی ہمدردی کرے۔ یہاں ہندوؤں اور غیر احمدیوں سے ہمارے اختلاف رہتے ہیں۔ مگر ان کا کوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ میں سب احمدیوں کو اور خاص کر ڈاکٹروں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ ان کی نظر میں احمدی اور غیر احمدی سب برابر ہوں۔ خواہ کوئی آریہ ہو۔ ہندو ہو۔ ہمارا شدید مخالف بھی ہو۔ تو بھی یہی خیال رہے۔ کہ اس کی جان

ایسی ہی قیمتی ہے۔ جیسی خدا تعالےٰ کی دوسری مخلوق کی۔ پس ہر ایک سے ہمدردی کی جائے۔ ہر ایک کی بیماری کا علاج کیا جائے۔ اور ہمارے دروازے سب کے لئے کھلے ہوں۔ خواہ کوئی ہمارا دشمن ہی ہو ÷

ہماری جماعت کے وہ لوگ جو اپنے وقت کا کچھ حصہ بچا سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو والنٹیر کریں۔ تا کہ ڈاکٹر ان سے کام لے سکیں۔ پھر دعاؤں میں بھی سب کو یاد رکھو۔ خواہ کوئی کسی مذہب و ملت کا ہو۔ مومن اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا مظہر سمجھتا ہے۔ اور خدا کے فیض مومنوں پر ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے بہت سے فیض ایسے ہیں۔ جو مومن۔ کافر سب کو حاصل ہوتے ہیں ÷

امید ہے۔ کہ دوست میری ان باتوں پر غور اور عمل کر کے اخلاص اور سچے تقویٰ کا ثبوت دیں گے۔ تا کہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔ اور تا ہمارا ایثار خدا کے رحم کو جذب کرے ÷

میں پھر خصوصیت سے دعاؤں پر زور دینے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہم کمزور ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کی یا امام جماعت کی کمزوری کی وجہ سے لوگوں کی ٹھوکر کا موجب ہوں۔ اس لئے خاص طور پر اپنے لئے اپنے سب بھائیوں کے لئے اپنے ہمسایوں کے لئے دعائیں کرو۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق دے۔ کہ اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ اور اس کے منشاء کے مطابق عمل کر کے ہر قسم کے دکھوں سے محفوظ رہیں۔ اور شماتت اعدا کا موجب نہ ہوں ÷

احمدیت یعنی حقیقی اسلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ ترین پر معارف اور معرکۃ الآرا مضمون

جو خاص کانفرنس مذاہب لنڈن کے لئے لکھا گیا تھا۔ مگر قلت وقت کے باعث وہاں اس کا خلاصہ ہی سنانا پڑا۔ یہ مضمون کیا ہے۔ گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ اس میں صداقت اسلام پر ایسے نادر اور اچھوتے دلائل قلمبند کئے گئے ہیں۔ کہ جو صرف دیکھنے اور پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں ان تمام اسلامی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جن پر اہل یورپ اور نئی روشنی کے لوگ اکثر نکتہ چینی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً وحی و الہام جہاد۔ تعدد ازواج۔ غلامی پردہ۔ حقوق نسواں۔ روح و حیات بعد الممات وغیرہ۔ اور بدلائل ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام کا کوئی حکم اور کوئی عقیدہ ایسا نہیں۔ جو فلسفہ اور سائنس کے خلاف ہو۔ ہمیں امید ہے۔ کہ احباب اس نادر اور لاجواب کتاب کو منگوا کر نہ صرف خود پڑھیں گے۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کی اشاعت کی تحریک کرینگے ÷

قیمت اردو دو روپیہ (عہ)

قیمت انگریزی تین روپیہ آٹھ آنہ (سہ/)

نوٹ:۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہر ایک کتاب ہمارے ہاں سے مل سکتی ہے ÷

ملنے کا پتہ

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ممالک غیر کی خبریں

—— قاہرہ ۱۲ مارچ۔ پارلیمنٹ کے آخری انتخابات کے وقت بالکل سکون تھا۔ ابتدائی انتخابات کے نتائج سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زاغلول پاشا قاہرہ کی طرف سے منتخب ہو گئے ہیں۔

—— قاہرہ ۱۲ مارچ۔ حامیان زاغلول اب تک ۷۹ کی تعداد میں منتخب ہو چکے ہیں۔ اور مخالفین کی طرف سے ۹۰ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ چودہ علاقوں کے امیدواروں کا ابھی تک انتخاب نہیں ہوا۔

—— لنڈن ۱۲ مارچ۔ لارڈ کرزن کی حالت سخت تشویش انگیز ہے۔ ۱۳ مارچ کی خبر ہے۔ کہ گو حالت تشویش انگیز ہے لیکن رات بھر قدرے افاقہ رہا۔

—— لنڈن ۹ مارچ۔ دارالعوام کے ایک سوال کے جواب میں ارل ونٹرٹن نے کہا۔ کہ رہا مندجی کی شتابدی پر آریوں کو پشاور میں عام جلسہ کرنے کی اجازت اس لئے نہیں دی گئی۔ کہ وہ عام جلسوں میں ایسی قابل اعتراض تصاویر دکھاتے تھے۔ جن کی وجہ سے آریوں اور سناتن دھرمیوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہو سکتی تھی۔

—— لنڈن ۱۱ مارچ۔ آخری فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ ملک معظم بحیرہ روم کے سفر کے لئے آئندہ ہفتہ میں روانہ ہونگے دو شاہی کشتیاں ولایت سے جبل الطارق جا پہنچی ہیں۔

—— پیرس ۸ مارچ۔ تاوان جنگ کے کمشن نے بیان شائع کیا ہے۔ کہ جرمنی نے ۵۰۰ ملین (ایک ملین پچاس لاکھ کا ہوتا ہے) طلائی مارکوں کی پہلی قسط ادا کر دی ہے۔ ان میں سے ۴۹۴ لاکھ ملین مارک اتحادیوں کے حساب میں محسوب کئے جاویں گے۔ اور ۷۰ ملین مارک برطانیہ کو دیئے جاویں گے۔

—— برلن ۱۰ مارچ ڈاکٹر مارکس پھر جرمنی کے صدر منتخب ہو گئے۔ ۳۴۴ ووٹوں میں سے دو سو تینتیس (۲۳۳) ان کی طرف تھے۔

—— لنڈن ۱۱ مارچ۔ جدہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہابیوں کی گولہ باری کی شدت میں کمی ہو رہی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ محافظین کچھ عرصہ تک مقابلہ کر سکیں گے۔ اب تک کوئی برطانوی جان ضائع نہیں ہوئی ہے۔

—— قسطنطنیہ۔ ترکی خفیہ پولیس نے مرسین میں جو انگورہ کے قریب واقع ہے۔ ایک سازش کا سراغ لگایا ہے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ مصطفےٰ کمال پاشا کو قتل کر دیا جائے۔ سترہ آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان میں زیادہ تر ارمنی ہیں۔

—— لنڈن ۸ مارچ۔ مسٹر چرچل کے اس خط کا جس میں قرضہ جنگ کا تذکرہ تھا گورنمنٹ فرانس نے جواب دے دیا ہے اخبار ٹائمز کا نامہ نگار پیرس رقمطراز ہے۔ کہ جواب میں اس معاملے کو سلجھانے اور وسعت دینے کی مزید کوشش نہیں کی گئی۔ ایم کلیمنٹل نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اس معاملہ کو حل کرنے کا ذریعہ صرف ذاتی گفت و شنید ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن ان کے رفقائے وزارت کو اس خیال سے اتفاق نہیں ہے۔ اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ وہ دشواریاں جو ایک مختتم تصفیہ کی مانع ہیں۔ لنڈن میں ایک روز کی گفت و شنید میں ہرگز طے نہیں ہو سکتیں۔ گورنمنٹ نے یہ ہمت ابھی تک نہیں کی ہے۔ کہ اس کا اعلان عوام کے روبرو کر دے۔ کہ کچھ نہ کچھ بندوبست کیا جائے گا۔ لیکن گورنمنٹ مانتی ہے۔ کہ اس کو بالآخر ضرور اعلان کرنا ہی پڑے گا۔

ہندوستان کی خبریں

—— پنجاب کی ودھوا وواہ ہندو سبھا کی کوشش سے ۱۹۲۵ء میں ۳۸۹ ہندو بیواؤں نے دوبارہ شادیاں کیں۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام حیدر آباد دکن نے مجاہدین ریف کی امداد کے لئے پانچسو پونڈ کی رقم عطا فرمائی ہے۔

—— حکومت مدراس نے آٹھ لاکھ روپے کی رقم جو بطور قرض مزارعوں کو دی تھی معاف کر دی ہے۔

—— دہلی ۸ مارچ۔ وائسرائے کی عدم موجودگی میں ان کی جگہ لارڈ لٹن کام کریں گے۔ اور لارڈ لٹن کے قائم مقام سر جان کیر گورنر آسام ہونگے۔

—— ڈھاکہ ۹ مارچ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہز ایکسیلینسی گورنر بنگال نے سید نواب علی چودھری اور راجہ سانمنتھ رائے چودھری کو وزراء مقرر کیا ہے۔ نواب بہادر زراعت۔ صنعت اور تعلیم کے اور راجہ صاحب جنگی اور تعمیرات عامہ کے وزیر مقرر ہوئے۔

—— ۹ اور ۱۰ مارچ کی درمیانی شب کو رات ۱۲ بجے کے قریب امرتسر میں آٹھ دس ہندو نوجوانوں نے لاٹھیوں اور چھریوں سے ایک پان فروش کی دوکان پر حملہ کر دیا۔ خوف کی وجہ سے اس بازار کے تمام ہندو جلدی دوکانیں بند کر کے بھاگ گئے۔ پان فروش بری طرح سے زخمی ہوا۔

—— کرنل منچن ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے پنجاب کی بجائے آئندہ کرنل سینٹ جان اس عہدہ کی خدمات سرانجام دینگے۔

—— یکم مارچ ۱۹۲۵ء سے ولایتی شراب پر دوگنا محصول کر دیا جائے گا۔

—— پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں آئندہ غیر سرکاری چیرمین منتخب ہوا کریں گے۔ ڈپٹی کمشنر کو آئندہ کوئی سروکار نہیں ہوگا۔

—— بھائی پھیرو میں اکالی گرفتاریوں کی تعداد ۳۰۳ تک پہنچ گئی ہے۔

—— کونسل صوبجات متحدہ میں یہ تجویز منظور ہو گئی۔ کہ مسلم یونیورسٹی کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ عطا کیا جاوے۔

—— اودھ چیفکورٹ کا مسودہ قانون پاس ہو گیا۔ چیفکورٹ میں پانچ جج ہونگے۔ پانچ لاکھ سے کم رقم کا کوئی مقدمہ اس عدالت میں دائر نہ ہو سکے گا۔

—— اعلان ہوا ہے۔ کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کا قانون حفاظت ۱۹۲۲ء مزید تین سال اور جاری رہے گا۔

—— بمبئی ۱۳ مارچ۔ بمبئی کونسل میں سوالات کے وقت مسٹر کے۔ ایف۔ نریمان کو جواب دیتے ہوئے سر مارس ہیورڈ نے بتایا۔ کہ سر ہارنیمین کی واپسی ہند کے متعلق گورنمنٹ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور نہ گورنمنٹ اس امر کے متعلق کچھ بتانا چاہتی ہے۔ کہ ان پر یہ پابندی کب تک رہے گی۔

—— گورکھپور ۱۱ مارچ۔ گورکھپور کی پولیس ایک ایسے مقدمہ کی تفتیش کر رہی ہے۔ جس سے گورکھپور کے مسلمانوں میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ گذشتہ شب کی رات کو بدمعاش لڑکے قریب کی مسجد سے کچھ لکڑی کے تختے اٹھا لے گئے۔ اور ان کو لیکر جلا دیئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ گیارہ برس کی ایک مسلمان لڑکی پر بھی بعض اشخاص نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن عین وقت پر پولیس کے پہونچ جانے سے فساد ہونے ہوتے رہ گیا۔

—— بمبئی ۱۳ مارچ۔ شیعہ کانفرنس آج ختم ہو گئی۔ اور لکھنؤ میں شیعہ یتیم خانہ کے لئے ۵ ہزار روپیہ کی ایک رقم منظور کی۔ رقم مذکور کی بڑی مقدار اسی جگہ پر جمع ہو گئی۔

—— ایک مس رومن کیتھلک عورت نے جو نربل کچہری میں رہتی ہے۔ ریوا بٹسی گارونڈٹا چاری ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ ڈی کے خلاف جو مدراس کے امریکن مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک عرضی دعوی دائر کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مابعد الذکر نے اپنے ۶ سالہ حرامی بچہ کے کفیل ہونے سے انکار کر دیا۔ مدعیہ نے اپنے بیان میں بتایا۔ کہ وہ رایا پیٹھ سنٹ آبا کے مدرسہ میں پڑھتی تھی۔ جہاں مسٹر دنڈٹا چاری اور اس کے مابین بے تکلفی ہو گئی۔ یہ بے تکلفی ۷ سال تک جاری رہی۔ اور مدعیہ مریم مال دو بچوں کی ماں ہو گئی۔ جب کبھی وہ شادی پر زور دیتی۔ مسٹر دنڈٹا چاری کچھ نہ کچھ عذر پیش کر دیتے۔ اور بالآخر انہوں نے مدعیہ سے بے رخی اور غداری کی۔ ازاں بعد مسٹر دنڈٹا چاری نے نربل کچہری میں ایک دوسری لڑکی سے گذشتہ ماہ ستمبر میں شادی کر لی۔ اور مدعیہ اور اس کے بچے کے جون ۱۹۲۴ء تک کفیل رہے۔

—— بمبئی کے سنسنی خیز مقدمہ کے بارہ ملزمین ۱۲ مارچ کو پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوئے جن کے لئے دو ہفتہ اور دو کے لئے ایک ہفتہ